اہلِ بدعت اور منحرف افکار اور منہج کے لوگوں کا حال بتانا غیبت نہیں ہے

www.ahlulathar.net

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کیا اہلِ بدعت کے بارے میں کلام کرنا، جیسے یہ کہنا کہ وہ آیات اور احادیث میں تاویل کرتے ہیں، اور ایسے ویسے کہتے ہیں ، کیا اسے غیبت مانا جائے گا اگر یہ طلبہ کے بیچ میں ہوتا ہے؟

جواب: اہلِ بدعت اور غلط افکار اور غیر مستقیم (منحرف) منہج والوں کے بارے میں کلام کرنا، یہ نصیحت میں سے ہے اور غیبت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے نصیحت کرنے میں سے ہے۔ تو جب ہم کسی اہلِ بدعت کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بدعت کو پھیلا رہا ہے تو ہمارے اوپر ضروری ہے کہ ہم اس بات کو بیان کریں کہ وہ بدعتی ہے تاکہ لوگ اس سے بچ جائیں۔ اور جب ہم دیکھیں کسی شخص کو جو ایسے افکار کا حامل ہو جو اس بات کے مخالفت میں ہو جس پر سلف تھے تو ہم پر ضروری ہے کہ ہم اس کو بیان کر دیں تاکہ لوگ اس سے دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اور جب ہم کسی شخص کو دیکھیں ایک خاص منہج پر جس کا نتیجہ اور انجام اچھا نہیں ہے تو ہم پر ضروری ہے کہ ہم اس کو بیان کر دیں تاکہ لوگ اس کے شر سے بچ جائیں۔ اور یہ نصیحت میں سے ہے اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے عوام کے لئے۔ چاہے یہ کلام اہلِ بدعت کے تعلق سے طلبہ کے مابین ہو یا کسی اور مجلس میں ہو یہ غیبت نہیں ہے۔ اور جب تک ہمیں ڈر ہے اس بدعت کے پھیلنے کا یا ایسی فکر یا ایسے منہج کے پھیلنے کا جو سلف کے منہج کے مخالف ہو، تو ہم پر واجب ہے کہ ہم اسے بیان کریں تاکہ لوگ اس سے دھوکہ نہ کھا جائیں۔

(مصدر: لقاء الباب المفتوح: مجلس ١٢٠)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد